فصل 31

قبروں پر عبادت گاہیں اور تعمیرات

ہماری نئی تالیف

اقتضاء الصراط المستقیم

قرآن مجید میں فرمایا:

قَالَ الَّذِينَ غَلَبُوا عَلَىٰٓ أَمْرِهِمْ لَنَتَّخِذَنَّ عَلَيْهِم مَّسْجِدًا (الکھف:21)

جو لوگ اُن کے معاملے پر غالب آئے، بولے "ہم تو ان پر ایک عبادت گاہ بنا کر رہیں گے"۔

نیز نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی حدیث ہے:

عَنْ عَائِشَةَ، أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ، ذَكَرَتْ لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَنِيسَةً رَأَتْهَا بِأَرْضِ الحَبَشَةِ يُقَالُ لَهَا مَارِيَةُ، فَذَكَرَتْ لَهُ مَا رَأَتْ فِيهَا مِنَ الصُّوَرِ، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: **«أُولَئِكَ قَوْمٌ إِذَا مَاتَ فِيهِمُ العَبْدُ الصَّالِحُ، أَوِ الرَّجُلُ الصَّالِحُ، بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا، وَصَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ، أُولَئِكَ شِرَارُ الخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ»**

(صحيح البخارى)

روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے: حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ سے ارضِ حبشہ میں کسی (سینٹ) میری نامی چرچ کا ذکر کیا، جہاں انہیں (بڑی بڑی) مورتیں دیکھنے کو ملیں۔ تب رسول اللہ صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں کہ جب ان میں کوئی صالح بندہ وفات پا جاتا تو یہ اس کی قبر پر ایک عبادت گاہ تعمیر کر دیتے اور اس میں وہ مورتیں لگا دیتے۔ یہ اللہ کے نزدیک بد ترین مخلوق ہیں۔

جبکہ اِدھر یہ حال کہ نبی صَلَّى ٱللَّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی اتنی شدید تنبیہ کے باوجود قبروں پر عبادت گاہوں

کی پوری ایک دنیا آباد ہے۔ قبروں پر تعمیر یہ مزارات اپنی رونق اور ٹھاٹ باٹ میں بڑی بڑی مساجد کا مقابلہ کرنے اور ان سے بڑھ کر رَش لینے لگے۔

جس طرح بیت اللہ جانے کی آپ باقاعدہ منتیں مانتے اور وہاں پہنچ کر خدا کے گھر کے چکر لگاتے ہیں، یہاں یہ معاملہ بعض مردہ ہستیوں کے مزارات کے ساتھ ہونے لگا۔ دُور دُور سے سفر کر کے 'حاضری' دے کر آنا! جس طرح خدا کے گھر میں اعتکاف کر کے آتے ہیں، یہاں مزارات کی باقاعدہ مجاورت ہونے لگی۔ بیت اللہ میں سارا سال عمرہ و طواف چلنے کے ساتھ ساتھ، سال کے ایک خاص وقت پر جس طرح ایک مخصوص اکٹھ (حج) ہوتا ہے، 'سالانہ عرس' کی صورت میں یہاں بھی اس کی ایک رِیس ہوئی۔

یہ سب امور نبی ﷺ کے وقت اِس امت میں نہیں تھے۔ یہاں تک کہ صحابہ رضی اللہ عنہم اور تابعین رحمۃ اللہ علیہم کا تمام تر دورِ سعادت اِس امت کی تاریخ میں یوں گزرا کہ کسی بڑی سے بڑی نیک ہستی کی قبر پر مزار ایسی شےء نام کو نہ پائی جاتی تھی؛ حالانکہ صحابہ رضی اللہ عنہم سے بڑے اولیاء امت میں کون ہو سکتے ہیں؟ بڑے سے بڑے ولی کے حصے میں ایک عام سی قبر ہی آتی۔ پورا عالم اسلام ان مشاہد سے یکسر خالی؛ دُور دُور تک ایسے کسی مزار یا درگاہ کا نشان نہ تھا۔ سوائے مساجد کے، مسلمانوں کے ہاں عبادت کے کوئی مراکز تھے ہی نہیں۔ مگر افسوس، جیسا کہ نبی ﷺ پیش گوئی فرما گئے کہ تم بھی گزشتہ امتوں والے کام کرنے لگو گے، دورِ سلف کے مابعد صدیوں میں قبروں پر فلک شگاف تعمیرات کی بھرمار ہوتی چلی گئی۔

(کتاب کا صفحہ 471 تا 490)